

آپ کو بچائے۔ بس اس سے زیادہ فضول خرچی میں آ جاتا ہے۔ ریشم و حریر کے پردے موٹے موٹے قالین اور نرم و گداز صوفے انسان کو تن آسان بنا دیتے ہیں۔ اور وہ سخت زندگی گزارنے کے قابل نہیں رہتا۔ عمارتوں کی تعمیر میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنا حضور ﷺ نے قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا ہے۔ اس کے علاوہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جو شخص حاجت سے زیادہ مکان بنائے گا قیامت کے دن اس کو حکم ہوگا کہ اس گھر کو سر پر اٹھائے۔ ایک روایت میں ہے آدمی جو کچھ عمارت بنائے گا قیامت کے دن اس پر وبال ہوگی مگر وہ گھر جو بمشکل کافی ہو اور سردی گرمی سے بچاتا ہو۔

۴۔ عادات و رسوم

انسان دوسروں کی نقل کے ذریعے اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کر لیتا ہے اس سے اس کی عادات میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے یہ معاملہ انفرادی و اجتماعی دونوں پہلوؤں پر حاوی ہے۔ فرد کسی دوسرے کے فیشن کی تقلید میں یا ایک قوم دوسری قوم سے مرعوب ہو کر کچھ عادات اختیار کر لیتی ہے۔ جو اس کا اپنا شخص بھی برقرار نہیں رہنے دیتیں اور حال یہ ہو جاتا ہے کہ ”کوا چلا فہس کی چال، اپنی چال بھی کھو بیٹھا“۔ یہی حال رسوم و رواج کا ہے مذہب اسلام انتہائی مادہ پرستی اور تکلفات سے پاک ہے لیکن ہندوؤں کی دیکھا دیکھی یا مغرب کی تقلید نے مسلمان کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ شادیوں اور غمیوں پر کچھ ایسی رسومات اختیار کر لی گئی ہیں جن کا ہمارے مذہب کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں اور جن کے کرنے میں سراسر تکلف ہے۔ اس تکلف کا ایک سبب عدم قناعت بھی ہے کہ آدمی دوسروں کے پاس چمک دمک دیکھ کر اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے خواہ اس میں اسے ناجائز ذرائع ہی کیوں نہ

سادگی اک حسن

رضوانہ عثمان
علی آباد

ناراض رہتا ہے ایک اور حدیث میں ہے جو شخص فاخرہ اور قیمتی لباس پہننے کی قدرت اور حیثیت رکھتا ہو اور فردنی و اعساری کی خاطر محض اللہ کیلئے اس لباس سے دستبردار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر اس کا حق ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بدلے جنت کی عجیب و غریب پوشاک کی طشتیوں میں رکھ کر اس کو عنایت کرے گا۔ حضرت معاذ کو یمن کا والی مقرر کرتے ہوئے فرمایا۔ ایاک و التمتع فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعین۔ یعنی عیش و عشرت سے بچ کر رہنا کیونکہ اللہ کے بندے عیش و عشرت والے نہیں ہوتے۔

۲۔ خوراک

سادہ خوراک جسم و روح دونوں کیلئے بڑی مفید ہے اس سے معدہ خراب نہیں ہوتا جبکہ زیادہ لذیذ، مرغن غذا آخر معدہ کو خراب کر دیتی ہے خوراک کا اصل مقصد تو محض جسم کو غذا دینا ہے تاکہ جسم اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کے کام انجام دے سکے اور سادہ خوراک ہی صحیح طور پر جسم کی غذا بن سکتی ہے غذا کے سلسلے میں اصل بات تو یہ ہے کہ اسراف نہ ہو۔ ارشاد باری ہے:

کسوا و اشربوا ولا تسرفوا۔
کھاؤ پو لیکن اسراف نہ کرو۔ ”خوردن براءے زیستن“ اسلام کا موٹو ہے۔

۳۔ رہائش:

مکان اور رہائش کا بھی اصل اور فطری مقصد محض یہ ہے کہ انسان سردی اور گرمی سے اپنے

سادگی سے مراد ہے بسر کرنے کی وہ روش جس میں حیثیت سے بڑھ کر نہ اپنے لئے مشکل پیدا کی جائے اور نہ دوسروں کیلئے مشکل کا باعث بنا جائے۔ سادگی سے مراد قنص، تکلف اور خود نمائی سے پاک ہونا ہے اس کا اصل تعلق دل سے ہے جیسا کہ ہمارے نبیؐ نے فرمایا کہ مومن کا دل سادہ اور بلند و فطرت ہوتا ہے۔

اقسام: سادگی زندگی کے تمام

شعبوں میں ہونی چاہئے تاہم مندرجہ ذیل اس کی معروف اور جانی پہچانی شکلیں ہیں۔

۱۔ لباس

لباس ایسا ہونا چاہئے جس سے اس کی دو بنیادی شرائط پوری ہو جائیں اول ستر یعنی جسم کا ڈھانچنا، دوم فرائض کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ بننا یعنی ایسا لباس جو انسان پہنے ہوئے کے باوجود ہنگام ہو یا جو یمن کر نماز نہ پڑھی جاسکے ہرگز نہیں پہننا چاہئے۔ نیز آئے دن کے فیشن بدلنے میں اسراف کا پہلو آ جاتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے شیطانی فعل قرار دیا ہے۔ ان المبذریں کانوا اخوان الشیطن فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں (نہی اسرائیل)

شریعت اسلامی میں مرد کیلئے ریشم کا لباس ناپسند ٹھہرایا گیا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ایسا لباس پہنے جسے میں شہرت ہو تو جب تک وہ اسے اتار نہ دے اللہ تعالیٰ اس پر

استعمال کرنے پڑیں۔ اس لئے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ”امارت میں اپنے سے کم ترکو دیکھو اور نیکیوں میں اپنے سے بلند ترکو دیکھو۔“

ہمارے محبوب پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ اپنے کپڑوں اور جوتوں کو خود مرمت کر لیتے تھے، بکری کا دودھ دھو لیتے تھے۔ اور گھر کے دوسرے کام بھی خود انجام دیتے تھے (ابوداؤد)

اہمیت:

سادگی تہذیب اسلامی کا لازمی جزو ہے۔ دنیاوی سامان و آسائش کی مریض قوم موت کا سامنا کرنے سے ڈرتی ہے۔ اور بزدل ہو جاتی ہے یہاں تک کہ میدان جنگ میں شرکت کرنے سے کتراتی ہے۔ کیونکہ سامان تکلف نے اسے تن آسان بنا دیا ہوتا ہے۔ انسان اپنی ضروریات کو جتنا بھی بڑھاتا جائے وہ بڑھتی چلی جائیں گی اور ان کی کوئی حد نہیں رہتی لیکن اپنے اوپر جبر کرتے ہوئے ان میں سے وہ جولا بدی ہوں پوری کرنا اور باقی کو ترک کرنا اصل زندگی ہے۔ ہوا و خواہش کا غلام بن جانے سے انسان ہستی میں گر جاتا ہے اگرچہ وہ اپنے تئیں انتہائی ترقی یافتہ سمجھتا ہے۔

اسوۂ رسول ﷺ

اس سلسلے میں ہمارے انبیاء خاص کر رسول کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور ائمہ و اولیاء کی زندگیوں نمونے کے طور پر موجود ہیں۔ انبیاء میں سے اکثر اپنی گزراوقات کیلئے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے کچھ کماتے تھے حضور نبی اکرمؐ اپنے گھر کے کام کرنے میں کبھی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور ازواج مطہرات کو بھی سادگی ہی کا حکم دیتے تھے۔ چنانچہ سورۃ الاحزاب میں ہے:

ان کنتم تردن الحیوة الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراھا جمیلا۔

اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و

زینت چاہتی ہو تو آؤ میں مال و متاع دوں اور احسن طریقے سے رخصت کر دوں۔ یعنی پیغمبر کے گھر میں تو تمہیں سادگی سے ہی رہنا پڑے گا۔

آنحضورؐ کا رہائشی کمرہ کچا تھا اس کی چھت کجور کی شاخوں کی تھی۔ آپؐ نے مکان کی بے جا آرائش سے منع فرمایا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے دروازے پر منتقل کپڑا لٹکا دیا آپؐ دیکھ کر ناراض ہوئے اور چھاڑ ڈالا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اینٹ پتھر کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا۔

اسوۂ صحابہ:

نبوت کے بعد خلافت راشدہ کا دور آتا ہے اس دور میں بھی ہمیں سادگی ہی سادگی نظر آتی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے لوگوں کی بکریاں دوہنے جاتے، حضرت عمرؓ وغیرہ کئی سفر نے درخت کے نیچے ننگے پاؤں پر کھڑے کا سر ہانہ بنا کر لینے دیکھا۔ حضرت عثمانؓ دولت مند ہونے کے باوجود سادہ زندگی بسر کرتے تھے حضرت علیؓ کے گھر میں تین جو کی روٹیاں تھیں وہ بھی یتیم، مسکین قیدی کو دے دیں ایک شخص حضرت ابوذرؓ کے گھر گیا دیکھا کہ ان کے گھر میں کچھ بھی نہیں آپؓ نے جواب دیا میرا ایک اور گھر ہے جو کچھ میرے ہاتھ لگتا ہے وہاں بھیج دیتا ہوں (یعنی آخرت کے گھر) اس شخص نے کہا جب تک اس گھر میں رہتا ہے کچھ سامان تو ضروری ہے آپؓ نے فرمایا گھر کا مالک یعنی اللہ مجھے یہاں رہنے نہ دے گا۔

سادگی کی حدود

ایک غلط فہمی کا ازالہ

مذکورہ بالا باتوں سے سادگی کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے لیکن اس سے مراد یہ قطعاً نہ لیا جائے کہ تہذیب اسلامی اپنے ماننے والوں کو دنیا کی دوسری تہذیبوں کے مقابلے میں ایک پریشان بال، پریشان حال اور پراگندہ لباس قوم کی حیثیت سے پیش کرنا چاہتی ہے سادگی سے

مراد گندگی نہیں لیا جاسکتا۔ لباس قیمتی نہ ہو لیکن صاف اور اجلا ہو رہائش ایئر کنڈیشنڈ نہ کبھی بھوڑی اور بد تہذیبی والی نہ ہو۔ نسائی کی ایک روایت ہے کہ ابو الاحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں سرکارِ نامدارؐ کی خدمت میں خراب کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوا تو حضورؐ نے مجھے فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ مال ہے؟ میں نے جواب دیا ”جی ہاں“ حضورؐ نے پوچھا کس قسم کا مال؟ میں نے عرض کیا اللہ نے مجھے اونٹ گائیں، بکریاں، گھوڑے، غلام سب کچھ عطا فرمایا ہے اس پر حضورؐ نے فرمایا جب خدا نے تمہیں مال دیا ہے تو خدا کی نعمت و کرامت کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہئے۔ حضرت عطاء بن یدارؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا جسکے سر اور داڑھی کے بال بہت ہی پریشان اور پراگندہ نکھرے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بالوں کی طرف اشارہ فرمایا گویا کہ آپؐ ان کی اصلاح اور درستگی کا حکم دے رہے ہوں وہ شخص واپس گیا اور اس نے ویسا ہی کیا بالوں کو درست کر کے پھر آپؐ کی خدمت میں واپس آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ اچھا نہیں ہے۔ بہ نسبت اس کے کوئی شخص تمہارے پاس ایسی حالت میں آئے جس کے سر کے بال ایسے پریشان اور پراگندہ ہوں گویا وہ شیطان ہے اس روایت میں تاثر الراس کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے معنی ہیں پریشان نکھرے بالوں والا جس کو تیل ڈال کر اور کنگلی کئے بہت زمانہ گزرا ہوا۔

ان روایات کو سامنے رکھتے ہوئے سادگی کی حقیقت سامنے آ جاتی ہے۔ کہ اس سے مراد مجہول الحال ہونا نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض غالی قسم کے حضوفن کا خیال ہے۔

الغرض سادگی بذاتِ خود ایک حسن، اسلام کا شعار، قرآن کا حکم اور اسوۂ رسولؐ ہے ہر مسلمان کی زندگی کا مطلوب ہونا چاہئے۔